بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

اَنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ٭ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم یکشنبہ

جلد ۳۲ | ۷ ماہ ہجرت ۱۳۲۳ ھش | ۱۳ جمادی الاول ۱۳۶۳ھ | ۷ مئی ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۰۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ ماہ ہجرت۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۱۰ بجے صبح کی اطلاع مظہر ہے۔ حضور کو پیچش اور حرارت ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت پہلے سے نسبتاً اچھی ہے۔ حرارت کم ہوتی جا رہی ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں ——— مکرم مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور گیانی واحد حسین صاحب جوج احمدیہ ہٹی کے جلسہ میں تقریریں کرنے کے لئے بھیجے جا رہے ہیں یہ جلسہ ۸ مئی کو ہوگا۔

——— چوہدری خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب پٹنہ نمونیہ سے بیمار ہیں۔ ابھی تک حالت تسلی بخش نہیں دعا صحت کی جائے۔

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۱۳ جمادی الاول ۱۳۶۳ھ

مزار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر چالیس روزہ دعا اور اس کی حکمت

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

۹۔ مارچ ۴۴ء بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بہشتی مقبرہ میں مزار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دعا کرنے سے قبل چاردیواری کے دروازہ میں کھڑے ہو کر حسب ذیل تقریر فرمائی :-

کل میں نے دوستوں کو بتایا تھا کہ یہاں آ کر جو دعا ہمیں مانگنی چاہیئے وہ

قرآن شریف کی ہی ایک دعا

ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ وہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ ہمارا اصل مقصد یہی ہے کہ وہ دعا یہاں آ کر بار بار مانگی جائے۔ اور خدا تعالےٰ کے سامنے اُس کے وعدے پیش کر کے اور اپنی کمزوریوں کو سامنے رکھکر عاجزی اور تضرع سے اس کو پکارا جائے تاکہ اللہ تعالےٰ کی غیرت بھڑکے۔ اور اس کا فضل ہم پر نازل ہو۔

بعض دوستوں نے توجہ دلائی ہے کہ ایسی باتوں سے بعض لوگ مشرکانہ رنگ اختیار کر لیتے ہیں۔ اور وہ سمجھتے ہیں۔ کہ

قبروں پر جانا اور وہاں دعا کرنا

شاید اس لئے ہے۔ کہ قبر والے سے دعا مانگی جاتی ہے۔ میں امید تو نہیں کرتا۔ کہ کسی احمدی کے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہو۔ کیونکہ ہم اللہ تعالےٰ کے بندوں کو بندہ ہی سمجھتے ہیں۔ خواہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کیوں نہ ہوں۔ اور ہم اُن سے بھی دعائیں نہیں مانگتے۔ بلکہ کبھی ہمارے واہمہ اور خیال میں بھی یہ نہیں آیا کہ اگر ہم دعا مانگیں۔ تو وہ اسے قبول کر سکتے ہیں۔ بلکہ حدیث میں جو آتا ہے۔ کہ

مُردے نعلین کی آواز سن لیتے ہیں

میں فطرتاً اس حدیث کو بھی ظاہری معنوں میں نہیں لیتا۔ بلکہ میں یہ سمجھتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ مُردوں کو اگلے جہان میں اپنے عزیزوں کے پاؤں کی آہٹ سُنا دیتا ہے۔ ورنہ جو شخص مٹی کے نیچے دفن ہے وہ مٹی کا ایک ڈھیر ہے اس سے زیادہ اُس کی کوئی حیثیت نہیں۔ میں اس بات کا بھی قائل نہیں۔ کہ

انبیاء کے جسم

محفوظ رہتے ہیں۔ اور مٹی انہیں نہیں کھاتی۔ بائیبل سے صاف ثابت ہے۔ کہ حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہما السلام کی ہڈیاں مصر سے کنعان لائی گئیں (بعض احادیث میں بھی ذکر ہے) پس یہ ایک غلط خیال ہے۔ کہ انبیاء کا جسم ضرور محفوظ رہتا ہے۔ جو شخص مٹی کی قبر میں دفن ہو وہ مٹی ہے۔ جس طرح انبیاء کھانا کھاتے اور پاخانہ کرتے تھے۔ یہ نہیں ہوتا تھا۔ کہ پاخانہ کی بجائے مشک ان کے جسم سے نکلے۔ اسی طرح انسان کے مادی جسم کے متعلق اللہ تعالےٰ نے جو قوانین بنائے ہیں۔ وہ ان کے جسم پر بھی عائد ہوتے ہیں۔ باقی رہا

بعض لوگوں کے جسموں کا محفوظ رہنا

اور ہمارے مشاہدہ میں اس بات کا آنا سو اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ بعض زمینیں اس قسم کی ہوتی ہیں کہ اُن میں جسم گلتے نہیں۔ بلکہ سلامت اور محفوظ رہتے ہیں لیکن اس میں نبی، یا مومن کی کوئی شرط نہیں۔ ایک کافر بھی وہاں دفن کیا جائے تو اس کا جسم محفوظ رہیگا۔ اسکے مقابلہ میں بعض زمینوں میں اس قسم کے کیمیائی مادے ہوتے ہیں۔ کہ وہاں جو شخص دفن ہو۔ اس کا جسم تھوڑے دنوں میں ہی مٹی ہو جاتا ہے۔ وہاں کافر، مومن۔ نبی اور غیر نبی جو بھی دفن ہوگا۔ میرا یقین ہے کہ اس کا جسم کچھ عرصہ کے بعد ضرور متغیر ہو جائیگا۔ پس یہ خیالات جو مشرکانہ ہیں۔ ہم ان کے قریب بھی نہیں جاتے اگر کسی احمدی کے دل میں ایسا خیال ہو تو اُسے اپنے دل سے اسے بالکل دور کر دینا چاہیئے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ بعض لوگ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار سے تبرک کے طور پر مٹی

لے جاتے ہیں۔ بعض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار پر پھول چڑھا جاتے ہیں۔ یہ سب لغو باتیں ہیں۔ ان سے فائدہ کچھ نہیں ہوتا۔ اور ایمان ضائع چلا جاتا ہے۔ بھلا قبر پر پھول چڑھانے سے مرنے والے کو کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ ان کی روحیں تو اس قبر میں نہیں ہوتیں۔ وہ تو اور مقام پر ہوتی ہیں۔ ہاں اس میں شبہ نہیں۔ کہ روح کو ظاہری قبر کے ساتھ ایک لگاؤ اور تعلق ضرور ہوتا ہے۔ اور گو مرنے والوں کی روحیں کسی جہان میں ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان ظاہری قبروں سے بھی انکی ایک حد تک وابستگی پیدا کر دیتا ہے۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک دفعہ

ایک بزرگ کی قبر پر دعا

کرنے کیلئے تشریف لے گئے۔ تو آپ نے فرمایا جب میں دعا کر رہا تھا۔ تو صاحب قبر اپنی قبر میں سے نکل کر میرے سامنے دو زانو ہو کر بیٹھ گیا۔ مگر اس سے مراد بھی یہ نہیں۔ کہ انکی روح اس مٹی کی قبر سے باہر نکلی۔ بلکہ ظاہری تعلق کیوجہ سے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مٹی کی قبر پر کھڑے ہوئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس بزرگ کو

اپنی اصلی قبر سے

آپ تک آنے کی اجازت دیدی۔ وہی قبر جسکی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ثم اماتہٗ فاقبرہٗ۔ اُسی قبر میں مرنے کے بعد انسان کی روح رکھی جاتی ہے۔ ورنہ یہ قبریں دنیا میں ہمیشہ کچھ عرصہ گذرنیکے بعد کھودی جاتی ہیں۔ اور ان کے اندر سے کچھ بھی نہیں نکلتا۔ بلکہ ایک قبر کا اور کا نشان جب مٹ جاتا ہے۔ تو اسی جگہ دوسرا شخص دفن کر دیا جاتا ہے۔ پھر کچھ عرصہ گذرنے کے بعد اسی جگہ تیسرا شخص دفن کر دیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک ایک قبر میں بعض دفعہ یکے بعد دیگرے سو سو آدمی دفن ہو چلتے ہیں۔ اور وہ سب مٹی ہو جاتے ہیں۔ لیکن چونکہ خدا تعالیٰ نے اس قبر کے ساتھ ایک رشتہ قائم کر دیا ہے۔ اس وجہ سے قبر پر آنے سے

ایڈیٹر :- غلام نبی

بطابع: عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے شائع کیا

طبیعت میں جو رقت اور خشوع وخضوع پیدا ہوتا ہے۔ وہ دوسرے مقام پر کم ہوتا ہے۔ پس ہماری غرض یہاں آکر دعائیں کرنے سے سوائے اس کے اور کچھ نہیں۔ کہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار کو دیکھ کر

ہمارے اندر رقت پیدا ہو۔ اور ہم خدا تعالےٰ سے یہ عرض کریں۔ کہ اے خدا یہ وہ شخص ہے۔ جس نے اسلام کی خاطر اپنی تمام زندگی وقف کردی۔ یہ وہ شخص ہے جس پر تُو نے الہامات نازل کئے۔ کہ اسکے ہاتھوں سے اسلام کا احیاء ہوگا۔ اور دنیا ایک نئے رنگ میں پلٹا کھائیگی۔ اب یہ شخص فوت ہوچکا ہے۔ اور ہمارے سامنے زمین میں دفن ہے۔ ہم دعوےٰ کرتے ہیں۔ کہ ہم اس کے ساتھ محبت رکھتے اور اس کے غلاموں میں شامل ہیں۔ اس لئے اب یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس ذمہ داری کو ادا کریں۔ اور ان وعدوں کو جو تو نے کئے پورا کرنے کے لئے اپنی جدوجہد اور کوشش کو کمال تک پہنچا دیں۔ مگر ہم کمزور ہیں۔ ہمارے اندر کئی قسم کی کوتاہیاں پائی جاتی ہیں۔ تو آپ اپنے فضل سے ہمارے کمزور کندھوں کو طاقت دے۔ ہمارے ناتواں ہاتھوں کو مضبوط بنا اور ہماری کوششوں میں ایسی برکت پیدا فرما۔ کہ تیرے وعدے پورے ہوں اور تیرا دین دنیا پر غالب آجائے۔ یہ وجہ ہے جس کی بناء پر ہم نے یہاں دعاؤں کا یہ سلسلہ شروع کیا ہے۔ پس اس موقعہ پر ہمیں

تضرع کے ساتھ دعائیں کرنی چاہئیں

اور ہمیں یہ خیال آنا چاہیئے۔ کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس وقت زندہ ہوتے۔ تو وہ کس قسم کی قربانیاں اسلام کی فتح کے لئے کرتے۔ یہی غرض یہاں آکر دعائیں کرنے میں ہے۔ اگر اس غرض کے لئے ہم

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار پر

پہنچ سکتے۔ تو وہاں بھی پہنچ کر ہم ضرور دعا کرتے مگر اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں ہمارے لئے یہ سہولت مہیا فرمادی ہے۔ کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار پر دعا کرکے ہی ان برکات کو حاصل کرسکتے ہیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مزار پر دعا کرنے کے نتیجہ میں انسان کو حاصل ہوتی ہیں۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مسیحؑ اور میں ایک ہی قبر میں دفن ہوں گے۔ اس کا مطلب دراصل یہی ہے۔ کہ جو شخص مسیح موعودؑ کی قبر پر پہنچا۔ وہ ایسا ہی ہے۔ جیسے میری قبر پر آگیا۔ اور اُسے اللہ تعالےٰ کی طرف سے وہی برکات ملیں گی۔ جو میری قبر پر آنے کی صورت میں اُسے مل سکتی تھیں۔ نادان مسلمان یہ خیال کرتے رہے ہے۔ کہ مسیحؑ مدینہ منورہ میں فوت ہوگا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر نعوذ باللہ کھودی جائے گی۔ اور اس میں مسیح موعودؑ کو دفن کیا جائے گا۔ حالانکہ خدا تعالےٰ کا منشاء یہ تھا۔ کہ جب مسیح موعود آئے گا۔ وہ اسلام کے لئے ایک مصیبت کا زمانہ ہوگا۔ اُس زمانہ میں برکات کا نزول دونوں طرف یکساں ہو رہا ہوگا جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مزار پر اللہ تعالےٰ کی برکات کا نزول ہو رہا ہوگا۔ اُسی طرح مسیح موعودؑ کے مزار پر اللہ تعالیٰ کے برکات کا نزول ہو رہا ہوگا۔ پس یہ دونوں قبریں درحقیقت ایک ہی ہونگی۔ کیونکہ انوار اور برکات کے نزول کے لحاظ سے دونوں پر اللہ تعالےٰ کے فضلوں کی ایک جیسی بارش ہو رہی ہوگی۔

تو صرف ان امور کی طرف توجہ پیدا کرنے اور زیادہ تضرع سے دعائیں مانگنے کے لئے یہ سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ بچوں کو دیکھ لو۔ وہ سارا دن کھیلتے رہتے ہیں۔ لیکن جب اپنی تازہ مری ہوئی ماں یا اپنے باپ کی قبر پر جاتے ہیں۔ تو رونے لگ جاتے ہیں۔ حالانکہ وہ پہلے سے مرے ہوئے ہوتے ہیں۔ اسے انسانی کمزوری سمجھ لو۔ یا انسانی فطرت کا ایک خاصہ قرار دے لو۔ بہرحال یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ جب انسان

حضرت نواب محمد علی خانصاحب اور سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت کیلئے تحریکِ دُعا

سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے جو ان دنوں حضرت نواب محمد علی خانصاحب کے علاج کے سلسلہ میں لاہور مقیم ہیں حسب ذیل تحریک دعا برائے اشاعت ارسال فرمائی ہے۔ احباب جماعت اسے مستقل تحریک دعا سمجھیں۔ اور اپنی نمازوں اور دوسرے اوقات دعا میں اسے خاص طور پر پیش نظر رکھیں۔ حضرت نواب صاحب اور حضرت بیگم صاحبہ کا موجودہ پتہ حسب ذیل ہے:- ۱۱ ظفر علی روڈ - لاہور

"خواہر عزیزام طاہر مرحومہ کی شدید علالت پھر وفات پھر چند ہی روز کے بعد میرے چھوٹے ماموں جان جیسے قیمتی وجود کی جدائی۔ ان حالات کی بناء پر میں خاص طور پر نواب صاحب اور عزیزہ منصورہ کے لئے تحریک دعا "الفضل" میں لکھوا نہیں سکی۔ علاوہ اس کے کہ اپنا دل بھی حاضر نہ تھا۔ خیال تھا۔ کہ ذرا احباب کی طبائع کو سکون اور یکسوئی حاصل ہو۔ تو پھر اپنا مدعا پیش کروں غرض پھر تمام احباب جماعت اور اصحاب مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض ہے کہ میرے میاں اور لڑکی دونوں بدستور بیمار ہیں اور اُن کے لئے خاص دعاؤں کی ضرورت ہے۔ میری التجائے دعا کو یاد رکھیں اور بھولیں نہیں۔ اخبار میں بار بار نہ دیکھتے ہوئے بھی دل سے نہ بھولنے دیں۔ خدا سب کو جزائے خیر دے۔"

مکرم میاں عبدالرحیم احمد صاحب کی خیر و عافیت کیلئے دُعا کی جائے

مکرم محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب کی حالت ابھی تک تشویشناک ہے اور اس بات کی بے حد ضرورت ہے۔ کہ انکی خیر و عافیت کے لئے دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھا جائے۔ نماز تہجد اور خاص دعاؤں کے اوقات میں احباب کو اس مخلص اور فدائے احمدیت نوجوان کے لئے خصوصیت سے دعائیں کرنی چاہئیں۔

یوم سیرت پیشوایان مذاہب

امسال سیرت پیشوایان مذاہب کے جلسوں کے لئے ۲۱ ماہ ہجرت مطابق ۲۱ ماہ مئی کا دن مقرر ہے۔ تمام احمدی جماعتوں کے عہدہ دار اصحاب سے گذارش ہے۔ کہ اپنے ہاں ابھی سے تاریخ مذکور پر جلسوں کا انتظام شروع فرمائیں۔ اور ہر مذہب کے معززین کو ان میں شمولیت کی دعوت دیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

تعلیم الاسلام کالج کا پراسپکٹس تیار ہوگیا

جو دوست اپنے بچوں کو تعلیم الاسلام کالج میں داخل کرانا چاہتے ہیں۔ انکی اطلاع کیلئے لکھا جاتا ہے۔ کہ کالج ہذا کا پراسپکٹس طبع ہوچکا ہے اور دفتر پرنسپل تعلیم الاسلام کالج یا دفتر سکرٹری تعلیم الاسلام کالج کمیٹی سے منگوایا جاسکتا ہے۔

خاکسار ملک غلام فرید سکرٹری تعلیم الاسلام کالج کمیٹی

حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ فرمان

حال ہی میں ایک دوست نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ حضور میرے لڑکے نے امسال مڈل پاس کیا ہے۔ اسکے متعلق کیا ارشاد ہے حضور نے فرمایا۔ اسے مدرسہ احمدیہ میں داخل کرادیں نیز فرمایا "اور بچے جوں جوں مڈل پاس کریں۔ انہیں مدرسہ احمدیہ میں داخل کراتے جائیں"

حضور کے اس ارشاد کے ماتحت احباب کا فرض ہے کہ ان بچوں کو جو مڈل پاس ہوں مدرسہ احمدیہ میں جلد داخل کریں۔ تاکہ پڑھائی میں حرج نہ ہو۔ داخلہ کی آخری تاریخ ۱۵ مئی تک کردی گئی ہے۔

ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ

اپنے کسی بزرگ کی قبر پر دُعا کرتا ہے۔ تو اس کے دل میں رقّت زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ پھر جب ہم دوسرے کے لئے دُعا کرتے ہیں تو یہ دُعا ایک رنگ میں ہمارے لئے بھی بلندیٔ درجات کا موجب بنتی ہے۔ چنانچہ ہم جب درود پڑھتے ہیں۔ تو اس کے نتیجہ میں جہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے درجات بلند ہوتے ہیں۔ وہاں ہمارے درجات میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ اور ان کو انعام مل کر پھر ان کے واسطے سے ہم تک پہنچتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے چھلنی میں کوئی چیز ڈالو۔ تو وہ اس میں سے نکل کر نیچے جو کپڑا پڑا ہو۔ اُس میں بھی آ گرتی ہے۔ اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے اس امت کے لئے بطور چھلنی بنایا ہے پہلے خدا ان کو اپنی برکات سے حصہ دیتا ہے۔ اور پھر وہ برکات ان کے توسط اور ان کے طفیل سے ہمیں ملتی ہیں۔

جب ہم درود پڑھتے ہیں

اور خدا تعالےٰ اس کے بدلہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مدارج کو بلند فرماتا ہے تو لازماً خدا تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی بتاتا ہے۔ کہ یہ تحفہ فلاں مومن کی طرف سے آیا ہے۔ اس پر ان کے دل میں ہمارے متعلق دُعا کی تحریک پیدا ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اُن کی دُعا کی وجہ سے ہمیں اپنی برکات سے حصہ دے دیتا ہے۔ میں اپنے متعلق بتاتا ہوں۔ کہ جب بھی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر پر دُعا کرنے کے لئے آتا ہوں۔ میں نے یہ طریق رکھا ہُوا ہے کہ پہلے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے دعا کیا کرتا ہوں۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے دُعا کرتا ہوں۔ اور دُعا یہ کیا کرتا ہوں۔ کہ یا اللہ میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں۔ جو میں اپنے ان بزرگوں کی خدمت میں تحفہ کے طور پر پیش کر سکوں۔ میرے پاس جو چیزیں ہیں۔ وہ انہیں کوئی فائدہ نہیں دے سکتیں۔ البتہ تیرے پاس سب کچھ ہے۔ اسلئے میں تجھ سے دُعا اور التجاء کرتا ہوں۔ کہ تو مجھ پر احسان فرما کر میری طرف سے انہیں جنت میں کوئی ایسا تحفہ عطاء فرما۔ جو اس سے پہلے انہیں جنت میں نہ ملا ہو۔ میں سمجھتا ہوں جب اس رنگ میں دُعا کی جائے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں جنت میں کوئی ایسا تحفہ ملے۔ جو اس سے پہلے انہیں نہ ملا ہو۔ تو وہ ضرور پوچھتے ہیں۔ کہ یا اللہ یہ تحفہ کس کی طرف سے آیا ہے اور جب خدا انہیں بتاتا ہے۔ تو وہ اس کے لئے دُعا کرتے ہیں۔ اور اس طرح دُعا کرنے والے کے مدارج بھی بلند ہوتے ہیں۔ اور یہ بات قرآن اور احادیث سے ثابت ہے۔ اسلام کا مسلمہ اصل ہے۔ اور کوئی شخص اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ دُعائیں مرنے والے کو ضرور فائدہ پہنچاتی ہیں۔ قرآن کریم نے بھی فحیوا باحسن منها کہہ کر اس طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ جب تمہیں کوئی شخص تحفہ پیش کرے۔ تو تم اس سے بہتر تحفہ اسے دو۔ ورنہ کم از کم اتنا تحفہ تو ضرور دو۔ جتنا اس نے دیا۔ قرآن کریم کی اس آیت کے مطابق جب ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے دُعا کریں گے۔ اور ان پر درود اور سلام بھیجیں گے۔ تو خدا تعالیٰ ہماری طرف سے اس دعا کے نتیجہ میں انہیں کوئی تحفہ پیش کرے گا۔ ہم نہیں جانتے۔ کہ جنت میں کیا کیا نعمتیں ہیں۔ مگر اللہ تعالےٰ تو ان نعمتوں کو خوب جانتا ہے۔ اس لئے جب ہم دعا کرینگے کہ الٰہی تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کوئی ایسا تحفہ دے۔ جو اس سے پہلے انہیں نہ ملا ہو۔ تو یہ لازمی بات ہے کہ جب وہ تحفہ انہیں دیا جاتا ہوگا۔ تو ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بھی بتایا جاتا ہوگا۔ کہ یہ فلاں شخص کی طرف سے تحفہ ہے۔ پھر کس طرح ہو سکتا ہے کہ اس علم کے بعد وہ چپ کر کے بیٹھے رہیں۔ اور تحفہ بھجوانے والے کے لئے دُعا نہ کریں۔ ایسے موقع پر بے اختیار

اُن کی رُوح

اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر

گر جائیگی۔ اور کہیگی۔ کہ اے خدا اب تو ہماری طرف سے اس کو بہتر جزا عطا فرما۔ اس طرح فحیوا باحسن منها کے مطابق وہ دُعا پھر درود بھیجنے والے کی طرف لوٹ آئے گی۔ اور اس کے درجہ کی بلندی کا باعث ہوگی۔ پس یہ ذریعہ ہے۔ جس سے بغیر اس کے کہ کوئی مشرکانہ حرکت ہو۔ ہم خود بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اور قوم بھی فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ گویا قومی اور فردی دونوں فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ باقی یہ کہنا۔ کہ اے خدا کے مسیح موعودؑ تو مجھے فلاں چیز دے۔ یا یہ کہنا۔ کہ یا رسول اللہ میری فلاں خواہش پوری فرمائیں۔ یہ پاگل پن کی بات ہے۔ کوئی مومن ایسی حرکات کو برداشت نہیں کر سکتا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہمارا جو تعلق ہے۔ محض خدا کے واسطہ سے ہے۔ اگر یہ واسطہ نہ ہوتا۔ تو پھر ہماری طرح وہ آدمی ہی تھے۔ اس سے بڑھ کر اُن میں کونسی بات تھی۔ پس جو شخص ایسا پاگل ہو۔ کہ وہ خدا کی بجائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے دُعا مانگے۔ سچی بات تو یہ ہے۔ کہ وہ احمدی ہے ہی نہیں۔

پس دُعا کے وقت اس امر کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ تاکہ ہماری دُعا کا کوئی پہلو ایسا نہ ہو۔ جو مشرکانہ ہو۔ دُعا کرنے سے پہلے درود پڑھا جائے۔ اور اس کے بعد وہی دُعا مانگی جائے جو ہم روزانہ یہاں آ کر مانگتے ہیں۔ اور جو

امّت کے لئے بہترین دُعا

ہے۔ یعنی یہ دُعا کہ ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان اٰمنوا بربکم فاٰمنّا۔ اے ہمارے رب ہمنے تیری طرف سے ایک منادی کو یہ پکارتے سنا کہ خدا پر ایمان لے آؤ۔ سو ہم نے اس کی آواز کو سُنا اور تجھ پر ایمان لے آئے۔ ایمان کے بعد ہم پر بہت سے فرائض عائد ہو گئے ہیں۔ مگر ہم کمزور اور ناتوان ہیں۔ ربنا فاغفر لنا ذنوبنا وکفر عنا سیئاتنا وتوفنا مع الابرار۔ اے ہمارے رب ہم تجھ سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ تو ہمارے گناہوں کو بخش۔ ہمیں ہمت اور توفیق عطا فرما۔ اور اپنی بخشش ہم پر نازل فرما۔ اور ہماری موت جب بھی آئے۔ ہم نیک لوگوں میں شامل ہوں۔ اس طرح جب ہم اس سے اپنی کمزوریاں معاف کرالیں۔ تو اس کے بعد ہم کہتے ہیں۔ ربنا واٰتنا ما وعدتنا علیٰ رسلک ولا تخزنا یوم القیامۃ انک لا تخلف المیعاد جب آپ ہمارے قصور معاف فرما چکے ہیں۔ تو اب ہمارے ذریعہ سے وہ وعدے پورے فرمایئے۔ جو نبی سے آپ نے کئے تھے۔ یہی ذریعہ ہے جس سے اُمتیں ترقی کرتی ہیں کہ پہلے نبیوں کو انعام ملتا ہے۔ اور پھر وہی انعام اُن کی اُمتوں کو مل جاتا ہے +

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نبی بخش نام پسند فرمایا

الفضل ۳ر دسمبر ۴۳ء میں حالات مولوی عطاء اللہ صاحب اجمیری ہوشیارپوری مرحوم میں مولوی قمر الدین صاحب نے جو مضمون شائع کیا۔ اس میں لکھا ہے کہ مولوی صاحب مرحوم کا اصل نام نبی بخش تھا۔ اس نام کو مشرکانہ سمجھ کر انہوں نے اپنا نام تبدیل کر لیا۔ اور بجائے نبی بخش کے عطاء اللہ نام رکھ لیا۔ اس سلسلے میں یہ واضح کرنے کی ضرورت ہے کہ اخبار بدر ۱۰ر جنوری ۱۹۰۷ء کی ڈائری ۲۵ صفحہ ۱۸ میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں سوال کیا۔ کہ میرا نام نبی بخش ہے۔ کیا یہ ضروری ہے کہ میں اپنا نام تبدیل کروں۔ فرمایا:۔ یہ ضروری نہیں۔ نبی بخش کے معنے ہیں۔ نبی کی شفاعت سے اور اس کے طفیل سے بخشا گیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت برحق ہے اور قرآن شریف سے ثابت ہے۔ (دوست محمد)

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

محفل بہائیان دہلی کے چیلنج کا جواب

محفل بہائیان دہلی کی طرف سے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حسب ذیل مکتوب معہ مطبوعہ چیلنج کے پہنچا:۔

خط

بخدمت شریف جناب میرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفہ ثانی جماعت احمدیہ قادیان۔ پس از تقدیم احترامات لازمہ معروض ہے کہ ۱۶ اپریل ۱۹۴۲ء کو مطبوعہ "کھلا چیلنج" کا ایک کاغذ دستی طور پر جنابعالی کی خدمت میں روانہ کیا تھا۔ اور آج بذریعہ رسید طلب رجسٹری ایک مطبوعہ چار صفحی اتمام حجت اور کھلا چیلنج ارسال خدمت ہے۔ امید ہے ۵ مئی ۱۹۴۲ء سے پہلے حسب ذیل پتہ پر جواب ارشاد فرمائیں گے۔ والسلام

حشمت اللہ قریشی

پتہ:۔ محفل روحانی بہائیان دہلی۔

چیلنج

امام جماعت احمدیہ قادیان کو کھلا چیلنج اپنی سچائی ہمارے مقابلہ میں ثابت کیجئے

تنہا پیش قاضی روی راضی آئی

جماعت احمدیہ قادیان کے سب سے زیادہ ماہر مناظروں میں سے کسی ماہر مناظر احمدی عالم کو مقرر کیجئے۔ جو دہلی میں ایک عام جلسہ میں خود جناب میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کتابوں سے ان کا دعوائے مہدویت و مسیحیت ثابت کرے اور ہمارا نمایندہ خود میرزا صاحب قادیانی کی تحریرات سے اُن کے دعوے کو غلط اور حضرت باب و حضرت بہاءاللہ کے دعاوی کو صحیح ثابت کرے گا۔ اس کے لئے آپ کو ۱۵ مئی ۱۹۴۲ء تک ایک مہینہ کی مہلت دی جاتی ہے محفل روحانی بہائیاں دہلی

اس کے جواب میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حسب ذیل مکتوب ارقام فرمایا:۔

مکتوب حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت شریف جناب حشمت اللہ صاحب قریشی۔ السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ آپ کی چٹھی مورخہ ۱۸/۴/۴۲ موصول ہوئی۔ مطبوعہ اشتہار بھی ملا۔ دہلی میں مجھے دستی طور پر آپ کا اشتہار نہیں ملا۔ آپ مطلع فرمائیں کہ کس شخص کو وہ دستی مکتوب و اشتہار مجھے پہنچانے کے لئے دیا گیا تھا۔ اگر مجھے ملتا تو میں جواب دیتا۔ اب آپ کا چیلنج پہنچ گیا ہے۔ میں مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری کو مقرر کرتا ہوں۔ آپ ان سے خط و کتابت کر کے فیصلہ کر لیں۔ میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ آپ اپنے مذہب کے بنیادی دلائل لکھ کر بھجوا دیں۔ ہماری طرف سے ان کا جواب شائع ہو جائے گا۔ یا اگر کسی پرانی کتاب میں وہ دلائل شائع ہو چکے ہیں۔ تو اس کا نام لکھ دیں ہم ان دلائل کا جواب شائع کر دیں گے۔ مناظرات جن میں تو تو میں میں ہو۔ پسندیدہ چیز نہیں۔ اور یوں ہر شخص کو جو کسی صداقت کا مدعی ہو یہ حق ہے کہ لوگوں کو اس صداقت کے ماننے کی دعوت دے۔ اور اپنے دلائل پیش کرے۔ اور اس کے لئے میرے نزدیک وہی بہتر طریق ہے جو میں نے ذکر کی ہے۔ بہرحال آپ مولوی ابوالعطاء صاحب سے خط و کتابت کریں۔

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

اعلان ضروری

تمام اندرون ہند و بیرون ہند احمدیہ انجمنوں اور دوسرے احمدی دوستوں کے اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نظارت دعوت و تبلیغ نے اپنا تار کا پتہ رجسٹرڈ کرا دیا ہے۔ اب تار میں صرف "تبلیغ" اور مقام لکھنا کافی ہوگا۔ ناظر دعوت و تبلیغ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

خدمت دین کی خاطر زندگی وقف کرنے کا معاہدہ

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک وقف زندگی پر جماعت کے مخلصین اپنی زندگیاں وقف کر رہے ہیں۔ چونکہ اس امر کی ضرورت ہے۔ کہ احباب جو اپنے آپ کو خدمت سلسلہ کے لئے پیش کرنا چاہیں اپنے نام مع کوائف بہت جلد بھیجدیں۔ اس لئے ان کی سہولت اور اطلاع کے لئے فارم معاہدہ کی نقل درج ذیل کی جاتی ہے۔ تاکہ وہ اس کی شرائط پڑھ کر اور خوب سوچ سمجھ کر اپنی زندگی وقف کریں نیز ضروری کوائف سے بھی درخواست وقف کے ساتھ ہی اطلاع دے دیں۔ تاکہ مزید انتظار نہ کرنا پڑے۔ اور جلد ان کے متعلق فیصلہ کیا جا سکے۔ فارم معاہدہ وقف زندگی کا مسودہ حسب ذیل ہے:۔

میں اپنی ساری زندگی برضا و رغبت محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے بغیر کسی قسم کی شروط کے وقف کرتا ہوں۔

(۱) میں ہر قسم کی خدمت جو میرے لئے تجویز کی جائے گی بغیر کسی معاوضہ کے ان ہدایات کے مطابق جو میرے لئے تجویز ہوں گی۔ عمل پیرا ہوں گا۔

(۲) میں کسی وقت بھی نظام سلسلہ کے خلاف عملاً یا قولاً کوئی حرکت نہیں کروں گا بلکہ ہمیشہ جملہ ہدایات مرکزیہ کی پابندی کرونگا اسی طرح تحریک وقف کے نظام کا بھی پورا احترام کروں گا۔ اور لفظاً اور معناً اس کی اتباع کروں گا

(۳) اگر میرے لئے یا میرے اہل و عیال کے گزارہ کے لئے کوئی رقم دفتر تحریک جدید کی طرف سے منظور کی جائے گی۔ تو اسے بطور اپنے حق کے شمار نہیں کروں گا۔ بلکہ اسے انعام سمجھتے ہوئے قبول کروں گا۔

(۴) جو صورت میری تعلیم و تربیت کے لئے تجویز کی جائے گی۔ اس کی پورے طور پر پابندی کروں گا۔

(۵) کسی ادنیٰ سے ادنیٰ کام سے بھی جو میرے لئے تجویز کیا جائے گا۔ روگردانی نہیں کروں گا۔ بلکہ نہایت خندہ پیشانی اور پوری کوشش سے سرانجام دوں گا۔

(۶) اگر میرے لئے کسی وقت کوئی سزا تجویز کی جائے گی۔ تو بلا چون و چرا اور بلا عذر اسے برداشت کروں گا۔

(۷) دفتر تحریک جدید کی طرف سے خواہ اندرون ہند یا بیرون ہند جہاں بھی مقرر کیا جائے گا۔ وہاں بخوشی دفتر کی ہدایات کے مطابق کام کروں گا۔ (۸) اگر کسی وقت مجھے کسی وجہ سے وقف سے علیحدہ کیا جائے گا۔ تو اس پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ لیکن مجھے یہ اختیار نہ ہوگا کہ کسی وقت بھی اپنی مرضی سے اپنے آپ کو ان فرائض سے علیحدہ رکھوں جو میرے سپرد کئے گئے ہوں گے۔

(۹) میں ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہوں خواہ وہ مالی ہو یا جانی۔ عزت کی ہو یا جذبات کی۔

(۱۰) جس شخص کے ماتحت مجھے کام کے لئے کہا جائے گا اس کی کامل تابعداری کروں گا۔

دستخط مع مکمل پتہ۔

میرے کوائف حسب ذیل ہیں:۔

(۱) عمر (۲) تعلیم دینی و دنیوی (۳) کیا شادی ہو چکی ہے؟ (۴) آبا و اجداد کا دس پندرہ سال پہلے کا وطن (۵) موجودہ رہائش کہاں ہے (۶) والد کا مکمل پتہ (۷) تعداد بچگان مع عمر (۸) قوم (۹) گزارہ کی کیا صورت ہے۔ مقدار آمد (۱۰) کس قسم کا تجربہ ہے۔

جو احباب اپنی زندگی وقف کرنا چاہیں وہ ایسا بھی کر سکتے ہیں کہ مندرجہ بالا شرائط اپنے قلم سے لکھ کر بطور فارم معاہدہ وقف زندگی ارسال فرما دیں۔ یا دفتر سے طبع شدہ فارم طلب کر لیں۔

احباب کو چاہیئے کہ بہت جلد اپنا وقف نامہ مکمل کر کے بھیجدیں۔ تاکہ سب پر یکجائی طور پر غور کر کے ان کے متعلق کوئی فیصلہ کیا جا سکے۔ انچارج تحریک جدید قادیان

اضافہ حصہ آمد

مہدی شاہ ولد بلے شاہ صاحب ساکن بیگم پور ضلع ہوشیارپور کی وصیت حصہ آمد پہلے ۱/۱۰ کی تھی۔ اب انہوں نے ۱/۹ سے ۱/۸ کر دی ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزا

غیر مبائعین نے بہائی بنا دیا مگر خدا تعالیٰ نے خواب کے ذریعہ احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق دی

بخدمت شریف حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

امید ہے۔ کہ حضور اسے پڑھیں گے میں بوجہ صحبت حضرت مولوی غلام حسن خاں صاحب پشاوری مئی ۱۹۳۳ء میں مولوی محمد علی صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر کے لاہوری جماعت میں داخل ہوا۔ اور حضرت مولوی صاحب کی حضور سے بیعت کرنے تک نہایت صدق دل اور اخلاص سے اسی جماعت کے ساتھ رہا۔ مولانا غلام حسن صاحب کی بیعت خلافت پر میں لاہوری جماعت سے بدظن اور ناراض ہوا۔ اور میں نے ہر چند کوشش کی۔ کہ ان باتوں کا ازالہ ہو جائے۔ جو مجھے جماعت لاہور سے علیحدہ کر رہی تھیں۔ مگر نہ ہو سکا۔ انہی دنوں (جنوری ۱۹۴۰ء) میں مجھے بہائی مذہب کے چند رسائل میسر ہو گئے۔ جن کی بناء پر میں بہاء اللہ کو ایک ملہم خیال کرنے لگ گیا۔ اور یہ دور اکتوبر ۱۹۴۳ء تک رہا۔

میں پشاور میں ٹیچر تھا۔ اور خرابیٔ صحت کی بناء پر اگست ۱۹۴۳ء میں ملازمت چھوڑ کر بالاکوٹ ہزارہ میں چلا گیا۔ ۱۳ اکتوبر ۱۹۴۳ء کی شب کو میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ حضرت مولوی غلام حسن صاحب نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا ہے۔ اور مجھے حضرت سیدی و مولائی حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام سے بیعت کرانے لے جا رہے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو مہمان خانہ میں تشریف رکھتے تھے۔ میری بیعت لی ہے اور میرے لئے دعا فرمائی ہے۔

صبح بیدار ہو کر میں نے اپنے اندر ایک غیر معمولی مذہبی تغیر پایا۔ اور نماز پڑھنے لگ گیا۔

میں اہل سنت والجماعت کے لوگوں سے الگ نماز پڑھنے لگ گیا۔ انہوں نے مجھے نماز باجماعت ادا کرنے کو کہا جس سے میں نے معذوری ظاہر کی۔ اور ایک دن امام مسجد جگن (بالاکوٹ) نے یونہی لوگوں کو خوش کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں کچھ بُرے اور تہذیب سے گرے ہوئے الفاظ کہے۔ اس پر میں نے بُرا منایا۔ تو مُلّا نے چند آدمیوں کے سمیت مجھ پر حملہ کر دیا۔

اب میں نہایت ہی راستی اور صدق دل سے حضور کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں۔ اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام جو میرے عقیدہ میں واقعی مسیح موعود اور مہدی موعود ہیں۔ ان کی جماعت میں داخل ہوتا ہوں۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ آپ مجھے صحیح الاعتقاد پاتے ہوئے میری بیعت قبول فرما دیں گے۔ اور میرے لئے دعا کریں گے۔

حضور کا ادنیٰ غلام: محمد اسرائیل بقلم خود ساکن جگن (بالاکوٹ)

"خاتم النبیین" کے متعلق احرار کے سٹیج پر ایک سکھ کی تقریر

پچھلے دنوں احرار نے لدھیانہ میں جماعت احمدیہ کے جلسے کے موقعہ پر جو شورش برپا کی۔ اور جلسے کے دوران میں انہوں نے شرافت اور تہذیب کی بہت بُری طرح مٹی پلید کی۔ اس کا ایک نہایت شرمناک پہلو ذیل کی تحریر میں پیش کیا گیا ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ یہ لوگ دین سے اسقدر محروم اور اتنے بے بہرہ ہو چکے ہیں۔ کہ اہم اسلامی مسائل کی تشریح و توضیح غیر مسلموں سے کرانے کے محتاج ہیں۔ چنانچہ "خاتم النبیین" کے متعلق ایک سکھ نے ان کی سٹیج پر کھڑے ہو کر انہیں جو تلقین کی۔ وہ درج ذیل کی جاتی ہے:۔

۲۳ مارچ ۱۹۴۴ء کو احرار نے جماعت احمدیہ کے جلسہ کے بالمقابل اپنا جلسہ کمیٹی باغ کے پاس لاؤڈ سپیکر لگا کر قائم کر رکھا تھا۔ چونکہ جماعت احمدیہ کا جلسہ ابھی شروع نہ ہوا تھا۔ اور اس میں کچھ دیر تھی۔ میں اس خیال سے کہ احرار کے جلسہ کے مقررین کا بھی کچھ نمونہ دیکھنا چاہیئے میں ان کے جلسہ میں گیا۔ تو اس وقت ایک سکھ صاحب پنجابی میں تقریر کر رہے تھے۔ کہ مسلمانوں کی مقدس کتاب قرآن میں لکھا ہوا ہے۔ کہ حضرت محمدؐ صاحب دے بعد کوئی نبی نہیں آونگا۔ مگر مرزا قادیان والا کہندا ہے۔ کہ میں نبی ہاں۔ مسلمانو! حضرت محمدؐ صاحب دی کیڈی ہتک تے کیڈی بے عزتی کیتی گئی ہے۔ اہدے کولوں ودھ کے ہور کیہہ دیکھنا چاہوندے ہو۔ تہاڈے واسطے تاں اللہ نے جہاد دا موقعہ دے آندا ہے۔ تسیں اٹھو تے اینہاں لوکاں نوں دس دیو۔ تے ثابت کر دیو۔ کہ حضرت محمدؐ صاحب دے بعد اسیں کسے نبی نوں دیکھنا نہیں چاہوندے۔ تے نہ اسیں ایہہ ہتک برداشت کر سکدے ہاں

وہ اسی مضمون کو تبدیلیٔ الفاظ کے ساتھ بار بار دُہرا رہا تھا۔ اور اشتعال دلانے کی کوشش کر رہا تھا۔ سامعین میں سے اوباش طبقہ کے لوگ جو مُنہ میں آیا کہہ رہے تھے۔ ان کے جلسہ کی یہ کیفیت دیکھ کر احمدیہ جلسہ گاہ میں چلا آیا۔ احرار کے باہر بھی گند اور اندر بھی گند ہی بھرا ہوا تھا۔ جو اس دن سارے لدھیانہ میں اچھالا جا رہا تھا۔

خاکسار حکیم سراج دین از لاہور

امامِ وقت

مامورِ حق بوقتِ ضرورت بہار رسید
بارانِ جود و ابرِ کرامت بہار رسید

آمد بروزِ حضرتِ سالارِ انبیاء
ظلِّ نبی بشانِ رسالت بہار رسید

شد اُمّتِ رسول بہ ہفتاد و دو طریق
مہدی برائے وحدتِ ملّت بہار رسید

آمد امامِ وقت چو نورِ یقیں نماند
از دستِ غیب دولت و ثروت بہار رسید

اسلام زندہ شد بطفیلِ مسیحِ وقت
روحِ روانِ دین و شریعت بہار رسید

کسرِ صلیب و قتلِ خنازیر کردہ شد
شیرِ خدا بہ شوکت و قوت بہار رسید

اسلام رسم بودہ و قرآں برائے گفت
از کردگار عیسیٔ اُمّت بہار رسید

گردن فراخت فتنۂ دجّالِ رجہاں
موعودِ دیں برائے حمایت بہار رسید

اسلام شد زیورشِ نصرانیت ضعیف
دستِ قوی زبہرِ حفاظت بہار رسید

رخشید قادیاں زنزولِ کلامِ حق
"احمدؐ" بنور وحیٔ نبوّت بہار رسید

تاریکیٔ ضلالت و گمراہیٔ گناہ
شد پاش پاش و مہرِ ہدایت بہار رسید

ایماں کہ سر بسر بہ ثریا رسیدہ بود
بارِ دگر بعہدِ سعادت بہار رسید

آمد بباغِ دینِ محمدؐ بہار ہا
وقتِ خزاں نماند و نکہت بہار رسید

اے شادؔ ناز کن کہ غلامِ نبی شدی
از فضلِ ایزدیست کہ نعمت بہار رسید

محمد ابراہیم شادؔ — کوٹ رحمت خاں ضلع شیخوپورہ

جُدائی کا ایک دن

سُنتے تھے کہ منگل کا دن منحوس ہوتا ہے مگر جب تک کوئی بات تجربہ میں نہ آجائے۔ یقین کامل نہیں ہوتا۔ منگل کے متعلق سلسلہ کے ایک محقق صاحب قلم نے کافی روشنی ڈالی ہے۔ انہوں نے منگل کے دن کو منحوس تو نہیں مانا۔ مگر اس کو دوسرے دنوں سے کم برکتوں والا قرار دے کر اس کا نمبر آخری رکھا ہے

اسی دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام دنیا کو یتیم کی حالت میں چھوڑ کر گئے۔ وہ برکت جس کی خاطر خدا تعالیٰ نے زمین و آسمان پیدا کیا۔ وہ برکت جس کی آمد کی خوشخبری تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے دی۔ وہ برکت جو علم قرآن اپنے دائیں۔ اور نور ایمان اپنے بائیں۔ بیشمار بشارتیں اپنے آگے اور کئی انذار اپنے پیچھے۔ نصرت و رحمت الٰہی کا سایہ اپنے اوپر۔ اور جاہ و جلال کا تخت جو سب سے اونچا بچھایا گیا۔ اپنے نیچے لے کر آئی۔ وہ اس دن ہم سے جدا ہوئی۔ یہ منگل کا دن تھا۔

پیاروں کی خیریت کا کون خواہشمند نہیں ہوتا۔ اور وہ کون ہے جو اپنے گھر سے خط آنے کا منتظر نہیں ہوتا۔ زخمی دلوں کے لئے گھر سے آیا ہوا خط مرہم جیسا ہوتا ہے "الفضل" کیا ہے؟ محبوب کی خیریت کی خبریں لانے والا۔ پیارے مصلح موعود کی پیاری باتیں سنانے والا۔ علم و عرفان کی شراب سے پیاسوں کی پیاس بجھانے والا گرتے ہوؤں کو تھام لینے والا۔ خوابیدہ دلوں کو بیدار کرنے والا۔ راستہ بھولے ہوؤں کو صراط مستقیم پر چلانے والا۔ اور چلتے ہوؤں کو اور تیز کرنے والا۔ لا علاج بیماریوں کو جڑوں سے کاٹ کر دور پھینک دینے والا۔ شکوک و شبہات کی سردیوں سے تھرتھرانے والوں کو روحانی نمونیہ سے بچا لینے والا۔ اسلام کی کھوئی ہوئی متاع کو ڈھونڈھ لانے والا۔ کافروں کو مسلمان اور مسلمانوں کو مومن بنانے والا۔ ہم قادیان سے دور۔ دارالامان سے دور۔ اپنے پیارے اور محبوب وطن سے دور۔ حضرت محمود کی زیارت کو ترستے ہوؤں کو مصلح موعود کی بولتی چالتی تصویر دکھانے والا ہے۔

اتنی خوبیوں والا اخبار جس کے صفحوں پر ہمیں سیدنا فضل عمر کی نورانی صورت نظر آجاتی ہے۔ اگر کسی دن نہ آئے تو اس دن کو ہم اگر کم برکتوں والا مقابلۃً دوسرے دنوں کے کہیں۔ تو کوئی نازیبا حرکت نہیں ہوگی۔

مجھے یہاں منگل کو اخبار نہیں ملتا۔ میری حالت کا اندازہ وہی لگا سکتا ہے جس کے پاس اس کا محبوب روزانہ آتا اور جام وصل پلاتا ہو۔ جس دن وہ نہ آئے۔ تو جو حالت اس وصل کے مزے لوٹنے والے کی اس دن ہوگی۔ وہی میری منگل کو ہوتی ہے اسی لئے میں اسے "جدائی کا ایک دن" سمجھتا ہوں۔ (عبدالحمید صدر نوشہرہ)

حضرت امیر المومنین حضرت خواجہ میر درد۔ و حضرت شاہ ولی اللہ محدث کے مزار پر

آئندہ تاریخ کے لئے یہ بات ضروری طور پر قابل ذکر ہے کہ ۱۶ ر اپریل کے جلسہ دہلی کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ چار روز تک نئی دہلی میں تشریف فرما رہے اور اس عرصہ میں ہندو سکھ اور غیر احمدی معززین کی ایک بڑی تعداد نے نیز ایک عرب صاحب نے آپ سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ روزانہ بعد نماز مغرب رات کے گیارہ بجے تک احمدی و غیر احمدی احباب کے مختلف مذہبی سیاسی سوالات کے حضور ایدہ اللہ بنصرہ جواب دیتے تھے۔ آخری روز یعنی ۲۰ ر اپریل کو حضور تین چار بجے کے قریب پہلے حضرت خواجہ میر درد صاحب مرحوم کے مزار پر تشریف لے گئے اور دعا فرمائی۔ پھر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث کے مزار پر دعا کیلئے تشریف لے گئے۔ اور کافی دیر تک دعا فرماتے رہے۔ ان ایام میں اطراف و جوانب سے آنے والے احمدی دوستوں کو بھی حضور شرف ملاقات عطا فرماتے رہے۔ الغرض حضور کے یہ ایام نہایت مصروفیت میں گزرے۔

(خاکسار ابو العطاء جالندھری)

چندہ تعلیم الاسلام کالج

کے متعلق احباب جماعت کا فرض

تعلیم الاسلام کالج کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو ڈیڑھ لاکھ روپیہ فراہم کرنے کی تحریک اپنے خطبہ مورخہ ۲۴۔ مارچ ۱۹۴۴ء میں فرمائی تھی۔ اس کے متعلق ۳۰ ر اپریل تک ۵۰۱۱۸ روپے کے وعدے اور ۱۲۲۰۰ روپے نقد وصول ہوئے ہیں۔ اس رفتار سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک اکثر احباب نے اس تحریک کی ضرورت اور اہمیت کو پورے طور پر نہیں سمجھا۔ حالانکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نہ صرف الفاظ سے بلکہ اپنے عمل سے اس چندہ کی اہمیت کو اس طور پر واضح فرما دیا ہے کہ اس کے بعد احباب کو کسی خاص تاکید کرنے کی ضرورت نہیں رہنی چاہیئے۔ چنانچہ حضور نے ۲۳ ر مئی ۱۹۴۴ء کو کالج کی منظوری فرمانے کے ساتھ ہی سب سے پہلے مبلغ پانچ ہزار روپے ۵۰۰۰ کا چیک عطا فرما دیا۔ اور اب اپنے جملہ فوت شدہ اور موجودہ ازواج مطہرات کی طرف سے ایک ایک ہزار روپیہ یعنے کل چھ ہزار روپیہ مزید اس مد میں دے کر اس صدقہ جاریہ کے ثواب میں ان سب کو شریک فرمایا ہے

حضور کی اس عملی مثال کی اقتدا میں احباب جماعت کو اس تحریک میں نہ صرف خود ہی بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے بلکہ اپنے فوت شدہ اقربا کی طرف سے چندہ دے کر ان کی روح کو بھی ثواب پہنچانا چاہیئے۔ تاکہ یہ جلد یہ کالج مکمل ہو کر اشاعت اسلام کی بنیاد قائم ہو جو اس کالج کے جاری کئے جانے کی اصل غرض ہے۔ ناظر بیت المال

جلسۂ دہلی میں شامل ہونے والے احباب

یہ خاکسار انجمن احمدیہ دہلی کی طرف سے ان جملہ بزرگوں۔ بھائیوں۔ اور بہنوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ جنہوں نے مرکز سے اور بیرونی جماعتوں سے دہلی کے جلسہ میں شرکت فرما کر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کا آسمانی پیغام سنا۔ اور انذار الٰہی کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔ کئی احباب دور دراز شہروں سے تشریف لائے اور انہوں نے خدا تعالیٰ کی خاطر لمبے سفر کی صعوبتیں برداشت کیں ہمیں اعتراف ہے کہ قیام دہلی کے دوران میں ہم مہمانوں کی خدمت کما حقہ نہیں کر سکے اس لئے ان کوتاہیوں کے لئے جن کی وجہ سے کسی بھائی یا بہن کو تکلیف پہنچی ہم معافی چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے جلسہ کو کامیاب بنانے میں اپنے مفید اور قیمتی مشوروں یا کسی نہ کسی رنگ میں ہماری مدد فرما کر ممنون فرمایا۔ یہ سفر انہوں نے خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے اختیار کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہی انہیں اس کی جزا دے۔

(خاکسار نذیر احمد۔ امیر جماعت احمدیہ دہلی)

تقرر زعیم دار الانصار اللہ

مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ کیمبل پور کیلئے پیر شفیع احمد صاحب کو زعیم انصار اللہ مقرر کیا گیا ہے۔ احباب جماعت ان کے فرائض منصبی ... بجا لا کر ... تعاون ... عند اللہ ماجور ہوں۔ خاکسار ... صدر مجلس مرکزیہ انصار اللہ

وی پی ارسال کیئے جا رہے ہیں جن کا وصول کرنا احباب کا اخلاقی فرض ہے

وصیتیں

نوٹ:- وصایا قبل منظوری اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۷۳۶۸ - منکہ عبدالباری خان چوہدری ولد چوہدری عبدالحی خان صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:- اس وقت میری موجودہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد صاحب زندہ ہیں۔ اور میری ماہوار آمد بصورت ملازمت مبلغ -/۶۰ روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اپنی تنخواہ کی کمی بیشی کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ اگر میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد عبدالباری خان چودھری پوسٹل اینڈ ٹیلیگراف ڈیپارٹمنٹ لاہور۔

گواہ شد:- عبدالجلیل خان کلرک ٹی اکاؤنٹ لاہور

گواہ شد:- عبدالمومن خان موصی ۱۸۲ علیہ سندھ

نمبر ۷۴۰۴ - منکہ یوسف احمد الہ دین ولد حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب قوم خوجہ پیشہ تجارت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن سکندرآباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت -/۳۴۰۰ روپے تجارت میں لگا ہوا ہے۔ دوسرا حضرت والد صاحب قبلہ کا ایک ذاتی مکان -/۱۴۰۰۰ روپے (چودہ ہزار) لاگت کا دارالانوار قادیان میں موجود ہے۔ اور اس کا نصف حصہ حضرت والد صاحب قبلہ نے مجھے دے دیا ہے جسکی قیمت -/۷۰۰۰ روپے جملہ -/۱۰۴۰۰ روپے ہوتے ہیں میں وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس کے علاوہ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

دوسرا اس وقت میری آمدنی جو قریباً ۱۷۵ روپے ماہوار ہے اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی تادم زیست انشاءاللہ ادا کرتا رہوں گا۔ اس آمدنی سے اگر اور زیادہ آمد ہو تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کروں گا۔

العبد:- یوسف احمد الہ دین

گواہ شد:- عبداللہ الہ دین والد موصی

گواہ شد:- غلام قادر شرقی سکندرآباد

اعلان نکاح

مورخہ ۴ مئی ۱۹۴۴ء کو میرے لڑکے مظفر حسین کا نکاح مسماۃ امۃ الحفیظ بیگم بنت بابو عبدالغنی صاحب فورمین آف گلاس فیکٹری قادیان کے ساتھ بعوض مبلغ -/۵۰۰ روپیہ حق مہر حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب نے بروز بدھوار بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں پڑھا یا دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

خاکسار:- محمد شفیع عباسی قریشی محلہ دارالبرکات شرقی

سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت ہی سخت تاکیدی فرمان

مہدی کے ظہور کی خبر سنتے ہی تم پر فرض ہے اس کی بیعت میں داخل ہو جاؤ۔ خواہ برف پر گھٹنوں کے بل چلنا پڑے۔ (مسلم)

یہ نہایت ہی سخت تاکیدی حکم ہے۔ احمدی جماعت کا فرض ہے کہ وہ غفلت میں پڑی ہوئی دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پہنچائے۔ اس کی آسان راہ یہ ہے کہ آپ اپنے علاقے کے غیر احمدی و غیر مسلم احباب کے ہر پتہ کے ساتھ چار آنہ کے ٹکٹ روانہ کریں۔ اور خاکسار یہ خدمت بجالانے کو حاضر ہے

عبداللہ الہ دین سکندرآباد (دکن)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

سپارڈی نیٹ سروس کمیشن لاہور

لاہور ڈویژن میں مندرجہ ذیل عارضی اسامیاں پُر کرنے کے لئے ۱۲ ۴۴ تک مجوزہ فارم پر درخواستیں مطلوب ہیں:-

	مسلمان	سکھ ہندوستانی عیسائی اور پارسی	غیر مخصوص
آفس کلرک	۴ + ۲۲ (رننگ لسٹ)	۱ + ۳ رننگ لسٹ	۲ + ۱۲ (رننگ لسٹ)
لائن کلرک	۳ + ۴۴ 〃	۵ + ۴ 〃	۱ + ۱۳ 〃

کم سے کم تنخواہ:- چالیس روپے ماہوار (جنگ کے دوران میں) گریڈ ۶۰-۲-۵۰-۲½-۳۰ علاوہ گرانی الاؤنس جو قواعد کے ماتحت دیا جا سکتا ہے۔ **اوصاف**:- میٹریکولیشن (سیکنڈ ڈویژن۔ اگر نتیجہ ڈویژنوں میں مشتہر کیا جاتا ہو) جونیئر کیمبرج یا اس کے مترادف امتحان۔ وہ امیدوار بھی جو یہ ثابت کر سکیں کہ وہ چند نمبروں کی کمی کے باعث سیکنڈ ڈویژن لینے میں کامیاب نہیں ہوئے زیر غور لائے جا سکتے ہیں۔ **عمر**:- اٹھارہ سے پچیس سال کے درمیان اور گریجوایٹوں کے لئے تیس سال تک۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کا نچلا سٹاف بھی انتخاب میں آ سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ جنرل منیجر کی مقرر کردہ شرائط کو پورا کریں۔ اور اپنے افسر کی معرفت درخواست کریں۔ مکمل تفصیلات چیئرمین کے نام ایک لفافہ بھیجنے پر جس پر ٹکٹ چسپاں ہو۔ اور اپنا پورا پتہ لکھا ہو حاصل کی جا سکتی ہیں۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لاہور ۵ مئی۔ نواب سر محمد جمال لغاری مسٹر جناح سے کمٹ کر وزیر اعظم پنجاب سے جا ملے ہیں۔ خیال ہے۔ کہ آپ کو سردار شوکت حیات خاں کی جگہ وزیر بنایا جائیگا آپکے ساتھ اسمبلی کے سات مسلم ممبر بھی ہیں۔

دہلی ۵ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اراکان سے ایک چھوٹی سی جاپانی فوج دریائے کالاڈان کے ساتھ ساتھ اوپر کی طرف بڑھ رہی ہے اور راستے اراکان کی پہاڑیوں میں ایک گاؤں پر قبضہ کر لیا ہے جو برمائی سرحد کے پار چانگ کے بالمقابل قریباً دس میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ جبکہ افواج کالاڈان پر قبضہ کرکے جنوب میں کیاڈ کمٹانگ تک پہنچ گئی ہیں۔

لنڈن ۵ مئی۔ مارشل ٹیٹو کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ سلووینیا میں بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ جرمنوں کا ۵۳ ہزار گیلن پٹرول تباہ کر دیا گیا۔

ماسکو ۵ مئی۔ سیبسٹاپول کی محصور جرمن فوج کو باہر سے کوئی مدد نہیں پہنچ سکتی۔ اسلئے سرخ فوج خواہ مخواہ جانیں ضائع کرنا نہیں چاہتی بلکہ منتظر ہے۔ کہ گولہ بارود اور خوراک ختم ہونے پر جرمن فوج خود بخود ہتھیار ڈال دے گی۔ قریبی پہاڑیوں سے روسی توپیں برابر گولہ باری کر رہی ہیں۔

امرتسر ۵ مئی۔ جنوری ۱۹۴۴ء میں چار نوجوانوں نے پولٹیکل مقاصد کے لئے روپیہ حاصل کرنے کی غرض سے بھگتانوالہ ریلوے سٹیشن پر حملہ کرکے

بکنگ کلرک کو پستول سے ہلاک کر دیا تھا ان میں سے ایک وعدہ معاف بن گیا۔ عدالت نے فیصلہ سناتے ہوئے ایک کو پھانسی اور باقی دو کو سات سات سال قید کی سزا کا حکم دیا ہے۔

لنڈن ۵ مئی۔ نیوگنی کے اتحادی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ بحر الکاہل کے جزائر میں محصور جاپانی افواج کو کمک اور رسد پہنچانے کی تمام کوششیں بیکار کر دی گئی ہیں۔ گذشتہ دو سال میں جاپان کے ۲۷۰ جہاز غرق کئے جا چکے ہیں۔ اور ۵۳۸ کو نقصان پہنچایا گیا ہے۔

کلکتہ ۵ مئی۔ مسز کستوربا بائی گاندھی میموریل فنڈ میں بنگال نے پانچ لاکھ روپیہ دیا ہے۔

لنڈن ۶ مئی۔ جاپان کے سمندری رستوں پر حملے کرنے کے لئے برطانوی آبدوزیں مشرقی ایشیا کے سمندروں تک جمع ہو رہی ہیں۔

بمبئی ۵ مئی۔ حکومت بمبئی نے سورت اور احمد آباد کی میونسپل کمیٹیوں کو توڑ دیا ہے۔ اور انتظامات سرکاری افسروں کے حوالے کر دئے ہیں۔

لنڈن ۵ مئی۔ اٹلی میں انزیو کے محاذ پر جرمنوں کے ایک ادر خفیہ ہتھیار کا علم ہوا ہے۔ جسے ریڈیو کے ذریعہ کنٹرول کیا جاتا ہے۔ اور اس میں آٹھ سو پونڈ مادہ آتشگیر بھرا ہوتا ہے۔ یہ ہتھیار نشانہ پر لگنے کے بعد اسلحہ انداز کے پاس واپس آ جاتا ہے۔ اسے ٹوپیڈو کہا جاتا ہے۔

لنڈن ۵ مئی۔ چودہ، سولہ اور اٹھارہ سال عمر کے تین فرانسیسی نوجوانوں کو جرمنوں نے گولی سے اڑا دیا ہے۔ ان کے خلاف وحشی کے ایک فوجی افسر کو تنگ کرنے کا الزام تھا۔

لاہور ۵ مئی۔ پنجاب پراونشل اور آل انڈیا مسلم لیگ کی مجالس عمل کا مشترکہ اجلاس کل یہاں ہوا۔ جس میں ایک سب

کمیٹی مقرر کی گئی جس نے اس صوبہ میں مسلم لیگ کی تنظیم مسلمانوں کی سیاسی۔ علمی۔ صنعتی اور ذہنی بیداری کا پروگرام تیار کیا۔ کمیٹی نے ایک سکیم تیار کی۔ جسے جامۂ عمل پہنانے کیلئے ایک لاکھ روپیہ منظور کیا گیا۔

لاہور ۵ مئی۔ ایک مسلم نوجوان نے عدالت میں علاوہ دائر کیا تھا کہ مجھے اپنی ماں کی طرف سے جان کا خطرہ ہے۔ میری ماں میرے باپ کی جائداد اپنے بھائیوں کو دینا چاہتی ہے۔ ماں نے کہا۔ کہ لڑکا نالائق اور نافرمان ہے۔ اور باپ اس کا حصہ اپنی زندگی میں ادا کر چکا ہے۔ عدالت نے قرار دیا۔ کہ خواہ کتنا اختلاف کیوں نہ ہو کوئی ماں اپنے لڑکے کو ہلاک نہیں کر سکتی۔

لاہور ۵ مئی۔ بعض اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ مسٹر جناح نے پیر اکبر علی صاحب کو پچھلے دنوں انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ کے تازہ ترین آئین کے رُو سے احمدی احباب بھی دوسرے مسلمانوں کی طرح مسلم لیگ میں شرکت کر سکتے ہیں۔

لائلپور ۵ مئی۔ گندم ۰/۹/۰ - ۹/۶/۰ تک۔ نخود ۰/۱۳/۶ - ۰/۱۲/۰ بنولہ نرما ۰/۱۲/۷۔ توریہ ۱۴/۶/۰ گوڑ ۰/۴/۰ - ۰/۸/۰ ۔ ۰/۰/۰ اتمک شکر ۰/۸/۰ سے ۰/۸/۰ تک۔ گھی ۰/۰/۱۱۵

امرتسر ۴ مئی۔ سونا ۰/۸/۰ - ۷۸

چاندی ۱۲۲/۰ پونڈ ۵۱/۸/۰

لنڈن ۵ مئی۔ نائب وزیر اعظم نے پارلیمنٹ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ برطانیہ نے امریکہ کو بڑے بڑے ہوائی اور بحری اڈے دے دئے ہیں۔ ان پر کسی ایسی جنگ کی صورت میں جس میں امریکہ شامل نہ ہو برطانیہ دوبارہ قبضہ نہیں کر سکتا۔

لنڈن ۵ مئی۔ چین میں کرنسی کا پھیلاؤ بہت بڑھ رہا ہے۔ امریکہ سے ہر ہفتہ کئی ٹن کاغذی نوٹ ہندوستان کے رستہ چین بھیجے رہے ہیں۔ نوٹوں کی کثرت کا یہ حال ہے۔ کہ حکومت کو صحیح اعداد و شمار شائع کرنے کی جرأت نہیں ہوتی۔

دہلی ۷ مئی۔ حکومت ہند کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ گاندھی جی کی صحت کے متعلق ڈاکٹری رپورٹوں کے پیش نظر ان کو غیر مشروط طور پر رہا کر دیا گیا ہے۔ آج صبح آٹھ بجے ان کو چھوڑ دیا گیا۔ انہیں ۹ اگست ۱۹۴۲ء کو جبکہ انہوں نے حکومت کے خلاف عام سول نافرمانی کی تحریک چلانے کا ارادہ کیا تھا۔ گرفتار کرکے نظر بند کر دیا گیا تھا۔

لاہور ۶ مئی۔ پنجاب گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ لاہور کارپوریشن کے محکمہ تعلیم کے لیڈی سپرنٹنڈنٹ مسز درگا پرشاد کو ان کے عہدہ پر بحال کر دیا گیا ہے۔ ان کی موقوفی کے سلسلہ میں ہی سردار شوکت حیات خاں کو وزارت سے الگ کیا گیا ہے۔

دہلی ۶ مئی۔ کوہیما کے علاقہ میں اتحادی فوج نے جوابی حملہ شروع کیا ہے۔ اس میں خاطر خواہ کامیابی ہو رہی ہے۔ ایک جنگی نامہ نگار کا خیال ہے کہ ہو سکتا ہے۔ یہ لڑائی اس مورچہ کی سب سے بڑی لڑائی ثابت ہو۔ اور جاپانیوں کے آسام کی طرف بڑھنے کے پروگرام کا فیصلہ ہو جائے۔ دشمن نے گوکوہیما کے اس پاس مضبوط قلعہ بندیاں بنالی ہیں۔ مگر اس کی فوج کے مختلف حصے باہم ربط قائم نہیں رکھ سکے۔ اور گروہوں میں بٹ گئے ہیں۔ خوراک کی بھی بہت کمی ہے۔ کیونکہ اہل شہر نے تمام چوزے۔ سور بلکہ کتے بھی مار ڈالے۔ اور اب جاپانیوں کو